

اراکین قومی اسمبلی سے دردمندانہ گزارش

معزز اراکین اسمبلی !

ملت اسلامیہ تقریباً نوے سال سے مرزائیت کے ستم سہہ رہی ہے۔ اس مذہب کی طرف سے اسلام کے نام پر اسلام کی جڑیں کاٹنے کی جو طویل مہم جاری ہے۔ اسلام کے بنیادی عقائد کی بے جیاں بکھیری گئی ہیں۔ قرآنی آیات کے ساتھ کھلم کھلا مذاق کیا گیا ہے۔ اعاذیث نبوی سے تلاعب کیا گیا ہے۔ انبیاء کرامؑ کا صوابہ کے مقدس گروہ۔ اہل بیت عنظامؑ اہل اسلام کی جلیل القدر شخصیتوں پر ملانیہ نیچر اچھالا گیا ہے۔ اسلامی شعائر کی برطاعتوں کی گئی ہے۔ انتہا یہ ہے کہ مرزا غلام احمدؒ تا وہابی جیسے کردار کو اس رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پہ پہلو کھرا کر کے بلکہ اس سے بھی بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے جس کے مقام عظمت و رفعت کے آگے فرشتوں کا سر نہا بھی خم ہے جس کے نام نابی سے انسانیت کا بھرم قائم ہے۔ اور جس کے دامن رحمت کی نیا مینوں کے آگے مشرق و مغرب کی حدود بے معنی ہیں۔

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے

نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

مرزائیت اسی رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شیدائیوں کے خلاف نوے سال

سے سازشوں میں مصروف ہے۔ اس نے ہمیشہ اسلام کا روپ دھار کر امت مسلمہ کی پشت میں خنجر گھونپنے اور دشمنان اسلام کے عزائم کو اندرونی اڈے فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس نے عالم اسلام کے مختلف حصوں میں فرزندانی توحید کے قتل عام اور مسلم خواتین کی بے رحمی پر لگی کے چراغ جلائے ہیں اور اس نے اپنے آپ کو امت مسلمہ کا ایک حقہ ظاہر کر کے اسلام دشمنوں کی وہ خدمات انجام دی ہیں جو اس کے کھلم کھلا دشمن انجام نہیں دے سکتے تھے۔

ملت مسلمہ نوے سال سے مرزائیت کے یہ منظام جھیل رہی ہے۔ انہی منظام کی بنیاد پر تمام مسلمانوں اور مسعود پاکستان علامہ اقبال مرحوم نے اپنے زمانے کی انگریز حکومت سے یہ منظام لیا تھا کہ مرزاقی مذہب کے متبعین کو غیر مسلم اقلیت قرار دیکر انہیں مسلمانوں کے جبر ملتی سے علیحدہ

کر دیا جائے۔ لیکن وہ ایک ایسی حکومت کے دور میں پیدا ہوئے تھے جس نے مرزائیت کا پورا خود کاشت کیا تھا۔ اور جس نے ہمیشہ اپنے مفاہمت کی خاطر مرزائیت کی پیٹھ تھپکنے کی پالیسی اختیار کی ہوئی تھی۔ لہذا پوری ملت اسلامیہ، اور خاص طور سے علامہ اقبالؒ کی درد میں ڈوبی ہوئی فریادیں ہمیشہ حکومت کے ایوانوں سے ٹکرا رہ گئیں۔ مسلمان بے دست و پا تھے۔ اس لئے وہ مرزائیت کے مظالم سہنے کے سوا کچھ نہ کر سکے۔

آج اسی معتمد پاکستان کے خوابوں کی تعبیر پاکستان کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ یہاں ہم کسی بیرونی حکومت کے ماتحت نہیں تھے، لیکن افسوس ہے کہ ستائیس سال گزرنے کے بعد بھی ہم ملت اسلامیہ کی اس ناگزیر ضرورت اس کے دیرینہ مطالبے اور حق و انصاف کے اس تقاضے کو پورا نہیں کر سکے۔ اور اس عرصے میں مرزائیت کے مانتوں سینکڑوں مزید زخم کھانچ گئے ہیں۔

معزز اراکین اسمبلی!

اب ایک طویل اشتغال کے بعد یہ اہم مسئلہ آپ حضرات کے سپرد ہوا ہے۔ اور صرف پاکستان ہی نہیں، بلکہ پورے عالم اسلام کی نگاہیں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں، پوری مسلم دنیا آپ کی طرف دیکھ رہی ہے۔ اور ان غلام آشتیاں مسلمانوں کی رو میں آپ کے فیصلے کی منتظر ہیں جنہوں نے غلامی کی تاریک رات میں مرزائیت کے بچھائے ہوئے کانٹوں پر جان دیدی تھی۔ جو حق و انصاف کو پکارتے رہے، مگر ان کی شنوائی نہ ہو سکی۔ اور ہر ستائیس سال سے اس مسلم ریاست کی طرف دیکھ رہے ہیں جو مجاہدین آزادی کے خوابوں کی تعبیر ہے۔ جو اسلام کے نام پر قائم ہوئی ہے، اور جو دوسو سالہ غلامی کے بعد مسلمانوں کی پناہ گاہ کے طور پر حاصل کی گئی ہے۔

معزز اراکین!

مسلمان کسی پر ظلم کرنا نہیں چاہتے۔ مسلمانوں کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ اس مرزائی ملت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، جس نے اسلام سے کھلم کھلا خود غلیف مادی اختیار کی ہے، جس نے اسلام کے مسئلہ عقائد کو جھٹلایا ہے۔ جس نے دُنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو بر ملا کافر کہا ہے۔ اور جس نے خود عملاً اپنے آپ کو ملت اسلامیہ سے لٹ لیا ہے۔ ان کی عبادت گاہیں مسلمانوں سے الگ ہیں، ان کے اور مسلمانوں کے درمیان شادی بیاہ کے رشتہ دونوں طرف سے ناجائز سمجھے جاتے ہیں، اور عدالتیں ایسے رشتوں کو غیر قانونی قرار دے چکی ہیں۔ مسلمان مرزائیوں

کے اہل مرزائی مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت جائز نہیں سمجھتے، اور ان کے آپس میں ہم مذہبوں کے سے تمام معاشرتی رشتے کٹ چکے ہیں۔ لہذا اسمبلی کی طرف سے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا اقدام کوئی اچھا یا مصنوعی اقدام نہیں ہوگا، بلکہ یہ ایک ایسی ظاہر و باہر حقیقت کا سرکاری سطح پر اعتراف ہوگا جو پہلے ہی عالم اسلام میں اپنے آپ کو سوا کچل رہی ہے۔

مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تجویز کوئی ایسی تجویز نہیں ہے جو کسی شخص کی عداوت یا سیاسی مٹائی نے وقتی طور پر کھڑی کر دی ہو۔ بلکہ یہ قرآن کریم کی بیسیوں آیات کا، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سینکڑوں ارشادات کا، امت کے تمام صحابہ و تابعین اور فقہاء و محدثین کا، تاریخ اسلام کی تمام عدالتوں اور حکومتوں کا، مذاہب عالم کی پوری تاریخ کا، دنیا کے موجودہ ستر کروڑ مسلمانوں کا، پاکستان کے ابتدائی معتمدوں کا، خود مرزائی پیشواؤں کے اقراری بیانات کا، اور ان کے نوے سالہ طرز عمل کا فیصلہ ہے۔ اور اس کا انکار عین دوپہر کے وقت سورج کے وجود کا انکار ہے۔

چونکہ مرزائی جماعتیں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے امت مسلمہ کے مفادات کے خلاف کاروائیوں میں مصروف رہتی ہیں، اس لئے ان کے اہل مسلمانوں کے درمیان اس وقت منافرت و عداوت کی ایسی مینا قائم ہے۔ جو دوسرے اہل مذاہب کے ساتھ نہیں ہے۔ اس صورت حال کا اس کے سوا کوئی حل نہیں ہے۔ کہ مرزائیوں کو سرکاری سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا جائے۔ اس کے بعد دوسری اقلیتوں کی طرح مرزائیوں کے جان و مال کی حفاظت بھی مسلمانوں کی ذمہ داری ہوگی۔ مسلمانوں نے اپنے ملک کے غیر مسلم باشندوں کیساتھ ہمیشہ انتہائی فیاضی اور دلاواری کا سلوک کیا ہے۔ لہذا مرزائیوں کو سرکاری سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد ملک میں ان کے جان و مال کا زیادہ تحفظ ہوگا۔ اور منافرت کی وہ آگ جو دقے و دقے سے بھڑک اٹھتی ہے، ملک کی سالمیت کیلئے کبھی خطرہ نہیں بن سکے گی۔

لہذا ہم آپ سے اللہ کے نام پر شافعہ مشرعلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے نام پر، قرآن و سنت اور امت اسلامیہ کے اجماع کے نام پر حق و انصاف اور دیانت و صداقت کے نام پر دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کے نام پر آواز اٹھانے کے مقدس جملہ بدین کے نام پر، اور پاکستان کے ابتدائی معتمدوں کے نام پر یہ اپیل کرتے ہیں کہ ملت اسلامیہ کے اس مطالبے کو پورا کرنے میں کسی قسم کے دباؤ سے متاثر نہ ہوں، اور جو اختیارات آپ کو حاصل ہیں انہیں ملت کی اطلاع کیلئے استعمال کر کے اللہ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرشتہ دہی حاصل کرنے کی فکر کریں جن کی شفاعت میدانِ حشر میں ہمارا آخری سہارا ہے۔ اگر ہم نے اپنی اس ذمہ داری کو پورا نہ کیا تو ملت اسلامیہ میں کبھی معاف نہیں کریگی اتنا داغ اختیار دھل جاتا ہے، لیکن غلط فیصلوں کا داغ موت کے بعد تک نہیں مٹتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دستگیری فرمائے۔ (مرکزِ قرارداد، منہاج، ۲۰ اکتوبر ۲۰۱۱ء)